261

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۸ دسمبر ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۲۲ صفر ۱۳۳۶ھ | نمبر ۴۶

Digtized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

حضرت ام المومنین اور قبلہ میر ناصر نواب صاحب پانی پت تشریف لے گئے ہیں۔

۷ دسمبر خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو تبلیغ اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرماتے ہوئے کہا کہ اسوقت اگر ۳۰ نوجوان بھی ہمیں ایسے مل جائیں تو تبلیغ کا کام بہت وسیع ہو سکتا ہے یہ مفصل خطبہ انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائیگا۔ احمدی نوجوانوں کو بہت بڑی خوشی سے لبیک کہتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس دفعہ سالانہ جلسہ ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۵ دن ہوگا مفصل اطلاع انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائیگی۔

اخبار احمدیہ

احباب چھاؤنی نوشہرہ کا خاص چندہ ترقی اسلام کے لئے

گذشتہ ماہ ستمبر میں ترقی اسلام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جو ارشاد شائع ہوا تھا۔ اس میں چھاؤنی نوشہرہ کے احمدی دوستوں نے اپنی آمدنی کے مطابق اخلاص اور جوش سے حصہ لیا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ دیگر احباب کے ملاحظہ سے گذرے۔ اس لئے ان کے چندہ کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

نام	چندہ	ماہوار آمدنی
شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی مجسٹریٹ نوشہرہ	۵	للعہ
شیخ محمد عبد اللہ سکرٹری دفتر چھاؤنی مجسٹریٹ نوشہرہ	عہ	سہ
" فضل الرحمٰن صاحب ڈاک بنگلہ "	عہ	عہ
" عبد الرحمٰن صاحب خانساماں "	عہ	عہ
" عبد الرحمٰن صاحب قصاب "	عہ	عہ
بابو نظام الدین صاحب کلرک لوکو سپرنٹنڈنٹ کابل ریور	عہ	[illegible]
" سید عباس علی صاحب ریلوے گارڈ نوشہرہ	عہ	سہ
" عبد الغفور صاحب پوسٹ ماسٹر "	عہ	دو
" عبد العزیز صاحب سکول ماسٹر رسالپور	عہ	لسہ
" شیخ عبد الغنی صاحب مالک ہوٹل نوشہرہ	عہ	عہ
" میاں شمس الدین صاحب نومسلم "	عہ	سہ
" عبد الصمد "	[illegible]	[illegible]
مستری محمد الدین صاحب "	عہ	[illegible]
میزان کل		

ایک نو احمدی

ماہ نومبر کے آخری ایام میں جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ دہلی تشریف لے گئے۔ تو وہاں ایک صاحب کو عجیب طور پر آپکے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ وہ صاحب اپنے وطن مراد آباد جا رہے تھے۔ کہ رات کو سٹیشن دہلی پر گاڑی نکلجانے کی وجہ سے شب باشی کے لئے شہر میں آگئے۔ اور اسی مکان کے نیچے کے ایک کمرے میں آترے۔ جس کی بالائی منزل پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ اور آپکے خدام اُترے ہوئے تھے۔ صبح کی نماز کے وقت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نیچے گئے اور ان کو وضو کرتے دیکھ کر کہا کہ اوپر قادیان کے مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں اور نماز باجماعت ہوگی۔ وہاں چل کر نماز پڑھیں۔ چنانچہ وہ معہ ایک احمد صاحب کے اوپر آگئے۔ مگر ان کے آنے سے پیشتر نماز ہو چکی تھی۔ انھوں نے نماز پڑھ کر اپنے آنے کی کیفیت حضرت خلیفۃ المسیح کو سُنائی۔ اور عرض کی۔ کہ حضور میرے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ میری کمزوریوں کو دور کر دے اور سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے آپکے سلسلہ کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور مجھے بڑی دلچسپی ہے۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ میں آپ کی پاک جماعت میں جو اسلام کا سچا نمونہ ہے داخل ہو جاؤں۔

تھوڑی دیر بعد عرض کی کہ مجھے آپ کی نورانی شکل نے مجبور کر دیا ہے۔ کہ بیعت کئے بغیر نہ جاؤں۔ اس لئے میری بیعت قبول فرمایئے۔ اس پر ان کی بیعت لی گئی اور چونکہ انھیں صبح کی گاڑی پر سوار ہونا تھا۔ اس لئے وہ رخصت لے کر روانہ ہو گئے۔ یہ صاحب ہمارے مخلص اور پرجوش احمدی سردار محمد ایوب خاں صاحب رسالدار کے بھائی محمد فرید خاں صاحب کوٹ دفعدار چھاؤنی لاہور تھے۔

ہماری دعا ہے کہ خدا آپ کو استقامت بخشے۔ اور دوسروں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔ ہم سردار صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ ان کے بھائی کو خدا تعالےٰ نے عجیب طریق سے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔

پرورش کے لئے ایک یتیم لڑکی کی ضرورت

حضرت ام المومنین پرورش اور تربیت کے لئے کسی ایسی احمدی یتیم لڑکی کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہیں جس کی ماں بھی زندہ نہ ہو۔ اور نہ کوئی اور ایسا وارث ہو۔ جو پیچھے اس کا دعویدار ہو جائے۔ عمر قریباً چھ سات سال ہو۔ احباب کسی ایسی لڑکی کی تلاش کر کے بہت جلدی حضرت ام المومنین کو اطلاع دیں۔ کیا ہی خوش قسمت ہوگی وہ لڑکی جس کی قسمت میں یہ سعادت لکھی گئی ہوگی۔

دعا

برادر برکت علی صاحب احمدی ہوشیارپوری مقیم امرتسر بیمار ہیں۔ ان کے لئے اور برادر محمد کملانہ صاحب وریام کے لئے دعا کی جائے۔

ضرورت ملازمت

ایک بھائی کو ملازمت کی ضرورت ہے۔ جو اردو۔ ہندی۔ حساب بہی وکھاتہ وغیرہ جانتے ہیں دیانتدار ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ایسے ملازم کی ضرورت ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ سے خط وکتابت کریں۔

خواجہ بقا محمد احمدی معرفت میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم۔ نولکھا۔ لاہور۔

ترقی اسلام کا اعلان

ترقی اسلام کی کتب وٹریکٹ وغیرہ جس جس صاحب کے پاس فروخت کے لئے ہوں۔ وہ براہ مہربانی یا تو ان کی قیمت روانہ کر دیں یا سب کی سب کتب واپس کر دیں۔ یہ صرف ان دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ جو ہندوستان میں ہیں۔ خاص کر انگریزی و اردو قرآن کریم کے پارے جن جن کے پاس ہوں وہ فوراً ارسال کر دیں۔ عند الضرورت جلسہ کے بعد پھر ان کو ارسال کر دیئے جاویں گے۔

والسلام

فخ محمد سیال

جوائنٹ سکرٹری ترقی اسلام

ایک غلط فہمی کا ازالہ

۳۰۔ اکتوبر کے الفضل میں جو خبر ایک نو احمدی کے عنوان سے شائع ہوئی تھی۔ اس کے متعلق یاد دہانی ضروری ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس روز امرتسر میں نہیں تھے۔ ان کے کسی آدمی نے کہا تھا۔ کہ مولوی صاحب بڑے آدمی ہیں۔ وہ بغیر انتظام پولیس۔ اور کسی بڑے مولوی کے مقابل پر آنے کے نہیں تشریف لا سکتے۔ مگر پیام رساں نے اپنی ندامت مٹانے کے لئے یہ کہدیا کہ مولوی ثناء اللہ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ (چنانچہ اس کی تحریر ہمارے پاس موجود ہے) پس مولوی محمد ابراہیم صاحب کے نام سے جو خبر چھپی تھی۔ وہ اپنے طور پر سچی تھی اور نہ آنے کا سبب جو بعد میں کھلا وہ بیان کر دیا گیا۔ (نامہ نگار)

الفضل ۴۳/۴۴ کا صفحہ ۱۱ تا ۱۴

بہت سے احباب نے شکایت کی ہے کہ نمبر ۴۳ و ۴۴ کا فرمہ ۱۱ - تا ۱۴ انہیں نہیں ملا۔ ان سب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ "قادیان کے غیر احمدی اور ہم" کے عنوان سے جو مضمون موٹے حروف میں شائع ہوا ہے۔ اسی کے صفحات ۱۱ - تا ۱۴ ہیں۔ سنگساز کی غلطی سے اس فرمہ پر نمبر ۱۱ تا ۱۴ لگ گیا۔ ناظرین اس کو نوٹ کریں۔ فرداً فرداً جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (منیجر)

رسالہ قبولیت دعا کا دوسرا ایڈیشن

قبولیت دعا کے وہ طریق جو گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے تھے رسالہ کی صورت میں چھاپے گئے تھے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ نکلنے کے باعث ایک عرصہ سے نایاب تھے۔ اب دوبارہ چھپ رہے ہیں۔ چونکہ کاغذ بہت گراں ہے اس لئے تھوڑی تعداد میں چھپوائے جائیں گے۔ احباب جتنے رسالے لینا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً اطلاع دیں۔ کاغذ پہلے کی نسبت بھی اچھا لگایا گیا ہے۔ اور لکھائی چھپائی میں بھی خاص احتیاط کی گئی ہے۔ قیمت فی رسالہ ۳/ ۲۰ یا اس سے زیادہ منگوانے والے سے ۲/ فی رسالہ قیمت لیجائیگی۔ منیجر احمدیہ بکڈپو قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
الفضل
قادیان دارالامان - ۸ - دسمبر ۱۹۱۷ء

خواتین سلسلہ اور سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ جو خدا کے فضل و کرم سے ہر سال مرکز سلسلہ میں ہوا کرتا ہے۔ اور اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں کے بعد ہوگا۔ کسی دنیاوی غرض اور فائدہ کے لئے نہیں ہوتا۔ گو ضمناً ہمیں اس سے بہت سے دنیاوی فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کی اصل غرض اور مدعا۔ دنیا کے جھگڑوں میں پڑنا نہیں۔ بلکہ خدا کی رضا حاصل کرنا۔ اس کے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا۔ اور اپنی دینی حالت کو مضبوط اور پختہ بنانا ہے۔ اور یہ کوئی ایسی غرض نہیں ہے۔ جس کا تعلق صرف جماعت احمدیہ کے مردوں سے ہی ہو۔ اور مستورات سے اس کا کوئی واسطہ نہ ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی جس طرح مردوں کو ضرورت ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی ہے۔ اور اسلام نے جس طرح ہر مرد پر خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کرنا۔ اور گمراہ لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلانا فرض قرار دیا ہے۔ اسی طرح ہر ایک عورت کے لئے بھی یہ ضروری رکھا ہے۔ کہ وہ بھی اس کام میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ لے اور اپنے قول و فعل کے ذریعہ مخلوق خدا کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب بنے۔ پس سالانہ جلسہ سے جہاں مرد مستفید ہوتے ہیں وہاں ہماری مستورات کے لئے بھی ضروری ہے کہ فائدہ اٹھائیں۔ تا اس فرض اور ذمہ واری کی اہمیت کو سمجھ کر جو احمدی ہونے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتی ہے اچھی طرح ادا کر سکیں۔

لیکن اس کے متعلق ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ کونسا طریق ہے۔ جس سے مستورات آسانی اور سہولت کے ساتھ جلسہ کے ایام میں اصل مقصد اور مدعا کو حاصل کر سکیں۔ یہ تو صاف بات ہے کہ فطرت کے اس امتیاز کی وجہ سے جو مرد اور عورت میں پایا جاتا ہے۔ دونوں کے طریق عمل میں فرق ہے۔ اور گو بعض امور میں اشتراک بھی پایا جاتا ہے۔ تاہم نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہر ایک امر میں جس طرح مردوں کو مخاطب کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جلسہ کی وہ کارروائی جو مردوں کے اجلاس میں ہوتی ہے۔ تمام و کمال عورتوں کے لئے مفید اور نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ پھر وہ ان موانعات کی وجہ سے بھی جو قدرت نے ان کی ذات کے ساتھ وابستہ کر دیئے ہیں۔ مردوں کے جلسہ سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔ اس لئے کوئی ایسی صورت ہونی چاہئے۔ جس سے مستورات اپنے حالات کے ماتحت آسانی اور سہولت سے اس مدعا کو حاصل کر سکیں جس کے لئے سالانہ جلسہ پر وہ یہاں جمع ہوتی ہیں۔

اسی کے متعلق ہم نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ اس "کھلی چٹھی" کا حوالہ دیتے ہیں۔ جو گذشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے خواتین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نام شائع ہو چکی ہے۔ اور جس میں لکھا گیا ہے کہ اس سال کوشش کی جائیگی کہ مستورات کے جلسہ کا خاص انتظام کیا جائے اور مضامین اور تقاریر وغیرہ کا باقاعدہ پروگرام بنایا جائے اس سے مستورات کے جلسہ سے فائدہ اٹھانے کا سوال تو حل ہو گیا۔ لیکن اس طریق کو کامیاب اور فائدہ بخش بنانے کا سوال باقی ہے۔ جو اس طرح حل ہو سکتا ہے کہ تمام احمدی خواتین جلسہ پر اپنا آنا ضروری فرض سمجھیں۔ اور قابل اور باعلم خواتین اپنی ہمت اور کوشش صرف کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ یعنی جو تقریر کر سکتی ہیں۔ وہ تقریر کے ذریعہ اور جو مضمون لکھنا جانتی ہیں۔ وہ مضمون کے رنگ میں اپنی خدمات پیش کریں۔ تاکہ قبل از وقت ان کے جلسہ کی کارروائی کا پروگرام مرتب ہو جائے اور وقت پر نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ زیر عمل لایا جا سکے۔

خدا کے فضل سے ہمارے سلسلہ میں ایسی خواتین موجود ہیں جو اپنے علم اور عقل سے اوروں کو فائدہ پہنچانے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر انہیں ضرور خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اور اپنے طبقہ کی نفع رسانی کی غرض سے پوری طاقت اور ہمت سے کام لینا چاہئے۔ اور اپنی بہنوں کو احمدیت سے واقف کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ایک نہایت افسوسناک بات ہے۔ کہ مستورات کا کثیر حصہ ایسا ہے۔ جو اس لئے احمدی کہلاتا ہے۔ کہ اس کے رشتہ دار مردوں نے احمدیت کو قبول کیا ہوا ہے۔ ورنہ وہ خود ان دلائل اور براہین سے ناواقف ہے۔ جو احمدیت کی صداقت کے لئے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک مستورات کی تبلیغ کا کوئی خوش کن نتیجہ ظہور پذیر نہیں ہوا اور نہ ہی کسی شاذ و نادر مثال کو الگ کر کے یہ سننے میں آیا کہ فلاں احمدی خاتون کی تبلیغ سے فلاں غیر احمدی عورت احمدیت میں داخل ہوئی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان مستورات کو جو احمدیت سے واقف اور آگاہ ہیں۔ اپنی دوسری بہنوں کو واقف کرنے کی کس قدر ضرورت اور حاجت ہے۔ کیا یہ بات ان کے لئے افسوس اور رنج دہ نہیں ہے۔ کہ ان کا طبقہ اس وقت تک مستورات کے حلقہ میں اشاعت احمدیت کے لئے کوئی نمایاں خدمت نہیں کر سکا۔ اگر ہے اور ضرور ہے تو انہیں ان وجوہات اور اسباب کے دور کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ جو اس وقت تک ان کے سد راہ بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی کوششوں کے حلقہ کو وسیع اور موثر نہیں ہونے دیتے۔

ان اسباب میں سے سب سے بڑا اور بھاری سبب یہ ہے کہ اکثر احمدی مستورات اس قابل نہیں ہیں کہ احمدیت کی صداقت کو یا دلائل پیش کر کے اوروں کو منوا سکیں۔ پس سب سے پہلے اسی کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ احمدی خواتین کو احمدیت سے اچھی طرح واقف کرنے اور دوسروں کے سامنے معقول طور پر پیش کرنے کی قابلیت پیدا کرنی چاہئے۔

اس کے لئے سالانہ جلسہ کے موقعہ سے بڑھ کر اچھا اور عمدہ موقعہ ان کے ہاتھ اور کوئی نہیں آ سکتا۔ اس لئے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور اپنی تقریروں کے ذریعہ خواہ وہ زبانی ہوں یا لکھے

مضمون کو پڑھ کر سنانے کی صورت میں ہوں۔ اپنی بہنوں کو مستفید کرنا چاہیئے۔

ہمیں اُمید رکھنی چاہیئے۔ کہ احمدی مستورات اپنے جلسہ کو کیا بہ لحاظ حاضری۔ اور کیا بہ لحاظ کارروائی کامیاب بنانے کی کوئی کوشش اُٹھا نہ رکھینگی۔ اور اس بات کو ثابت کر دینگی۔ کہ ان میں بھی وہی جوش اور ولولہ پایا جاتا ہے۔ جو ان کے مردوں میں نظر آتا ہے۔ اور جس کے باعث ہمیشہ سے ان کا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچتا ہے چونکہ اس خاص صورت میں مستورات کے جلسہ کے منعقد ہونے کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور اس کی تیاری اور انتظام کے لئے بہت تھوڑے دن باقی رہگئے ہیں۔ اس لئے بہت جلدی۔ اس کی تیاری میں لگ جانا چاہیئے۔

خدا تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور آپ کی ہمتوں اور کوششوں میں برکت ڈالے ہمارے اُمید بھرے دل اور پر آرزو قلب آپکے جلسہ کی کامیابی کے متمنی ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔

لفٹنٹ گورنر پنجاب کی میعاد حکومت میں توسیع

تمام ہو کہ اہالیان پنجاب یہ خبر سنکر نہایت خوش۔ اور مسرور ہونگے۔ کہ ہز آنر سر مائیکل اوڈوائر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی میعاد حکومت میں جو ۲۵- جولائی ۱۹۱۸ء کو ختم ہوتی تھی ہز مجسٹی شہنشاہ معظم کی منظوری سے ایک سال کی توسیع کی گئی ہے۔ ہز آنر موصوف نے ان تشویشناک ایام میں جس بے نظیر قابلیت سے پنجاب میں امن و سکون کے ساتھ حکمرانی کی ہے۔ اور جس کی خوبی و عمدگی کا اعتراف [illegible] آپ کو وہ سب سے بڑی لفٹنٹ گورنر [illegible] فرما چکے ہیں۔ وہ واقعی اس قابل تھی کہ اس سے [illegible] ہونے کے لئے رعایائے پنجاب کو اور بھی موقعہ دیا جاتا۔ صوبہ پنجاب نے آپ کے زیر سایہ جس طرح ان تحریکات سے الگ رہ کر۔ جن سے گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان اختلاف بڑھ سکتا ہے۔ آرام اور سکون کے ساتھ ترقی کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ پھر ملکی اور انتظامی امور میں جو ضروری اصلاحات ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ ان کے مفید اور فائدہ رساں ہونے میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اس لئے اب اگر اہالیان پنجاب ہز آنر کی میعاد حکومت میں توسیع ہونے کے متعلق اپنی انتہائی خوشی کا اظہار کریں تو بالکل بجا اور درست ہوگا۔ اور ایسا ہی انہیں کرنا چاہیئے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہز آنر موصوف کی یہ توسیع میعاد ضرور صوبہ پنجاب کے لئے نہایت مفید اور فائدہ بخش نتائج پیدا کریگی جب کا تو ہوگی۔ نیز ان کی عزت اور شہرت میں بھی اس سے معتدبہ اضافہ ہوگا۔ اس لئے جہاں ہم اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں وہاں ہز آنر کو مبارکباد بھی دیتے ہیں۔

"صحیح الاعتقاد مسلمانوں" کی راستبازی

گذشتہ دنوں غیر احمدیوں کا جو جلسہ قادیان میں ہوا تھا اس کی مفصل روئداد ہم نے الفضل میں شائع کر دی تھی۔ اور ان کی اس کامیابی کی حقیقت بھی کھول دی تھی۔ جس کا فرضی ڈھانچہ ان کے "علماء" اور "صفیاء" کے مقدس اور مطہر ہاتھوں نے تیار کر کے چار خود ساختہ احمدیوں کے غیر احمدی ہونے کا نہایت شرمناک طور پر اعلان کیا تھا۔ اُس کے متعلق ساتھ ہی لکھ دیا تھا کہ

"جب ہمارے سامنے بیٹھ کر ان لوگوں کو ایسا اور جھوٹ کا اظہار کرتے ہوئے شرم نہ آئی تو اپنے گھر بیٹھ کر کب آنے لگی ہے"

چنانچہ ہماری یہ بات نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے ہمارے مقابلہ میں اپنا نام "صحیح الاعتقاد مسلمان" رکھا ہے۔ اس کا نہایت کافی ثبوت پہنچ رہا ہے۔ اور اگر جھوٹ کی اشاعت کرنا اور عوام الناس کو غلط فہمی میں مبتلا کرنا ہی "صحیح الاعتقاد مسلمان" ہونے کی علامت ہے۔ تو ہم بڑی خوشی سے انہیں مبارکباد کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ اس پہلو میں اُنھوں نے کافی ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پھر وہ خود ہی بتائیں کہ جب ان کی دروغ بیانی کے ایسے بیّن اور کھُلے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن کا انکار کرنے کی انہیں بھی جرأت نہیں ہے۔ تو پھر انھیں کیا کہیں۔ اور کس نام سے پکاریں۔ [illegible] ان لوگوں کی صداقت شعاری اور راستبازی کا ذرا نمونہ دیکھئے۔ اور اسی پر ان کی باقی باتوں کا اندازہ لگا لیجیے۔

اپنے جلسہ کے متعلق پہلا اعلان جو ان کی طرف سے پیسہ وغیرہ اخبارات میں شائع ہوا۔ اس میں لکھا گیا کہ:-

"عین جلسہ میں چار مرزائیوں نے مرزائی عقائد سے تائب ہو کر تجدید اسلام کی"

لیکن اس کے بعد امرتسر کے ایک نوزائیدہ اخبار میں "ایک واقف کار مسلم کے قلم" نے اپنے "مسلم" اور "واقف" ہونے کا جو ثبوت دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ:-

"بعض لوگ یہ دریافت کیا کرتے ہیں کہ جلسہ کا نتیجہ کیا نکلا۔ وہ یہ سن کر خوش ہونگے کہ نتیجہ کے لحاظ سے یہ جلسہ کامیاب رہا۔ مرزا صاحب کے چھ مریدوں نے تجدید اسلام کر کے اپنے سابقہ عقائد سے توبہ کی"

اب معلوم نہیں۔ ان دونوں بیانوں میں سے عوام الناس کس کو صحیح مانیں گے۔ جبکہ دونوں ہی ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ جنہوں نے "صحیح الاعتقاد مسلمان" ہونیکا حال ہی میں دعوےٰ کیا ہے۔ کیونکہ دونوں تو درست نہیں مانے جا سکتے۔ ایک کو ضرور جھوٹ قرار دینا پڑیگا۔ پس جس کو چاہیں جھوٹ قرار دے لیں۔ ہمارا مطلب حاصل ہو جائیگا۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ چونکہ پہلا اعلان کرنے والے نے اپنا نام بھی ظاہر کر دیا تھا۔ اس لئے اسے زیادہ جھوٹ بولنے کی جرأت نہ ہوئی اور دوسرے نے چونکہ "ایک واقفکار مسلم" کے پردہ میں چھپ کر غلط بیانی کا ارتکاب کیا ہے اس لئے پہلے سے بڑھ کر قدم مارا ہے۔ اور نہ معلوم ابھی اس

درس قرآن کریم کے نوٹ

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

سورہ ہود رکوع ۴

یکم دسمبر ۱۹۱۷ء

طوفان نوحؑ کے متعلق اتفاق

بعض لوگوں نے حضرت نوحؑ کے کشتی بنانے۔ طوفان کے آنے اور لوگوں کے غرق ہونے کے متعلق کہا ہے۔ کہ یہ ایک مثال ہے۔ ورنہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوا۔ لیکن جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی قدیم ایام کی تاریخ میں جس قدر اس واقعہ پر اتفاق کیا گیا ہے۔ اور کسی پر نہیں کیا گیا۔ بابل۔ شام۔ مصر۔ یونان۔ ایران۔ ہندوستان چین ایشیائے کوچک وغیرہ ممالک کی تاریخی کتب۔ اور افریقہ کے وہ علاقے جو آج کل غیر مہذب سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی قدیمی تاریخی روایات تک میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ پھر ان ممالک کے متعلق تو جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان میں سے کسی ایک ملک میں یہ بات بنائی گئی ہوگی۔ اور پھر سب میں پھیل گئی ہوگی۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ امریکہ اور آسٹریلیا کے ممالک جو بہت عرصہ بعد میں دریافت ہوئے ہیں۔ اور جن کا عام تعلق دنیا سے کوئی نہ پایا جاتا تھا۔ ان میں بھی ایسے طوفان کا آنا مشہور ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ضرور یہ سچا واقعہ ہے۔ اور یونہی مثال کے طور پر مشہور نہیں ہو گیا۔ ہاں آج سے ہزارہا سال پہلے کے ایسے زمانہ کا واقعہ ہے۔ جبکہ وہ تمام قومیں جو آج اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اکٹھی تھیں۔ اور اس موجودہ نسل کی جو دنیا میں پائی جاتی ہے۔ ابتدائی حالت تھی۔ پھر جوں جوں یہ نسل بڑھتی گئی۔ اور دور دراز ملکوں میں آباد ہوئی۔ تو اس واقعہ کی روایت کو بھی اپنے ساتھ لیتی گئی۔ اور اس طرح تمام ممالک میں یہ بات مشہور ہو گئی۔ تفصیلات میں اختلاف ہے کہ کشتی بنائی گئی تھی۔ یا صندوق تھا۔ یا کتنے آدمی سوار ہوئے تھے۔ اور کیا کیا چیزیں رکھی گئی تھیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر اس کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ لیکن یہ کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے۔ ملک ملک کی زبانوں کی وجہ سے ناموں میں فرق ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا۔ جب مخلوق ابھی پھیلی نہ تھی۔ لیکن جب وہ پھیل پھیل کر دور دراز ملکوں میں جا بسی۔ تو وہاں اپنی زبان کے مطابق اس نے اس کا نام بھی رکھ لیا۔

کیا طوفان نوحؑ ساری دنیا پر آیا

جہاں دنیا میں اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو اس طوفان کے آنے سے ہی منکر ہیں۔ وہاں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ یہ طوفان تمام دنیا پر آیا تھا۔ لیکن جس طرح پہلی بات درست نہیں ہے۔ اسی طرح دوسری بھی درست نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ تمام دنیا پر طوفان آنے کی روائت مشہور ہے۔ لیکن اس کے غلط ہونے کا بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ جس زمانہ میں لوگوں کو دنیا کا جتنا جغرافیہ معلوم تھا اسی پر طوفان آنا کہتے تھے۔ اور جوں جوں پیچھے چلے جائیں۔ چونکہ جغرافیہ کا علم محدود ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے یہ روائت بھی محدود ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ آتا ہے۔ کہ عراق پر آیا تھا۔ اور پھر یہ کہ شہر عراق پر طوفان آیا تھا۔ اصل بات یہی ہے کہ اس طوفان کے آنے کے وقت جتنی معلومہ دنیا تھی اس پر طوفان آیا۔ اور وہ عراق کا علاقہ تھا۔

قلنا احمل فیھا من کل زوجین اثنین۔ کے متعلق کئی اختلافات ہیں کہ کن کن چیزوں کے سوار کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کل زوجین اثنین سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ دنیا کی تمام چیزوں کے دو دو جوڑے۔ بلکہ حضرت نوح کے پاس اس وقت جو جانور وغیرہ تھے۔ ان تمام کے دو دو جوڑوں کے سوار کرنے کے لئے کہا گیا۔

(۲- دسمبر ۱۹۱۷ء)

اس واقعہ ہائلہ کے بعد فرماتا ہے۔ ہم نے زمین کو کہا وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ کہ پانی کو جذب کرے اور آسمان کو کہا پانی برسانا بند کر دے۔ پس آسمان سے برسنا اور زمین سے جو ابھر رہا تھا نکلنا بند ہو گیا۔ یا جو اس پر جوش میں آ کر بہ رہا تھا۔ وہ بند ہو گیا۔ اور کشتی جودی کے اوپر ٹھہر گئی۔ اور کہا گیا کہ بُعد ہو ظالموں کی قوم کے لئے۔ بُعد کے معنی عربی میں دُوری کے ہیں۔ اور قرب کے مقابلہ میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ لیکن لعنت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور یہاں انہیں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ لعنت کے معنی بھی دوری کے ہیں۔ ہاں ان میں ایک فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ بعد سے مراد عام دوری بھی ہوتی ہے۔ خواہ وہ کسی چیز۔ یا کسی شہر یا مقام سے ہو۔ خواہ خدا سے لیکن لعنت کے معنی خاص خدا سے دوری کے ہیں۔ نہ کہ کسی شہر وغیرہ سے دور ہونے کے ❊

واستوت علی الجودی کے متعلق بڑے بڑے خیالات دوڑائے گئے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ کوہ پہاڑ ہے۔ کوئی کچھ قرار دیتا ہے۔ اور کوئی کچھ۔ لیکن چونکہ قرآن کریم نے کسی پہاڑ کا نام نہیں لیا۔ اس لئے احتیاط کی بات یہ ہے کہ ہمیں بھی کوئی مخصوص نہیں کرنا چاہیئے۔

انبیا کے اہل کون ہوتے ہیں

وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝

ان آیات سے بہت سے ایسے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ جن کے متعلق لوگوں کو حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات کے متعلق غلطی لگتی ہے۔ یا جن کو پیش کر کے لوگ دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ یہاں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح اپنے بیٹے کی ہلاکت کو دیکھ کر گھبرائے ہیں۔ کیونکہ نادٰی کا لفظ بتا رہا ہے۔ کہ انھوں نے گھبراہٹ اور عجز سے عرض کیا۔ کہ اے میرے رب میرا بیٹا تو میرے اہل میں سے ہے۔ اور تیرا وعدہ تو سچا ہے (جو یہ تھا کہ تیرے اہل سے ہلاک نہیں ہونگے۔) مگر یہ ہلاک ہو رہا ہے۔ خدا نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ انہ لیس من اھلك۔ یہ تیرے اہل میں سے نہیں۔ کیوں اس لئے کہ انہ عمل غیر صالح اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔

(۱) یہ کہ اے نوح تیرا یہ سوال مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا بچانے کا عہد تمہارے اہل کے متعلق ہے۔ اور یہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔

(۲) یہ کہ تیرا لڑکا ایسے اعمال والا ہے۔ جو کہ غیر صالح ہیں۔

یہاں خواہ اسے حضرت نوح کے سوال کے متعلق کہا جائے۔ یا لڑکے کو غیر اعمال صالح والا قرار دیا جائے۔ یہ بات حل ہو جاتی ہے کہ۔ اہل کون ہوتے ہیں۔ حضرت نوح اس کو اپنا بیٹا ہونے کی وجہ سے اہل میں سے قرار دے رہے ہیں۔ مگر خدا تعالے فرماتا ہے۔ کہ یہ اہل میں سے نہیں ہے۔

جن لوگوں کی نظریں گندی ہوتی ہیں وہ گندی ہی کی طرف جاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں نے کہا ہے۔ کہ جس کو حضرت نوح نے بیٹا کہا تھا۔ وہ دراصل ان کا بیٹا نہ تھا۔ جس کا انھیں علم نہ تھا۔ لیکن خدا کو چونکہ علم تھا۔ اس لئے اس نے بتا دیا۔ کہ یہ تو تمہارا بیٹا ہی نہیں۔ پھر تمہارے اہل سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک نبی کی بیوی پر ایسا گندہ الزام لگانا نہایت ہی کمینگی اور بد فطرتی کی علامت ہے۔ اور انہیں لوگوں کا کام ہے جو خود گندے اور گندگی میں پرورش پاتے ہیں۔ خدا کے کسی نبی کی شان سے بعید ہے۔ کہ اس کی بیوی اس قسم کے فعل کا ارتکاب کرے۔ پس حضرت نوح کا یہ کہنا کہ میرا بیٹا ہے۔ ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ ان کا بیٹا تھا۔ لیکن خدا نے اس کو ان کے اہل میں سے قرار نہیں دیا۔ اور وجہ یہ نہیں بیان کی۔ کہ یہ تمہارا بیٹا ہی نہیں۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ اس کے عمل اچھے نہیں ہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ خدا کے نزدیک بھی وہ حضرت نوح کا بیٹا تھا۔

حضرت نوحؑ کا اجتہاد

اب سوال ہوتا ہے کہ جب خدا نے حضرت نوح کو فرمایا تھا۔ کہ تم اپنے اہل کو کشتی میں سوار کر لو تاکہ بچ جائیں۔ مگر ان کو نہیں جن کی ہلاکت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ تو کیا انھیں ان ہلاک ہونے والوں کے نام بھی بتا دیئے گئے تھے۔ یا نہیں۔ اس کا جواب صاف ہے کہ نام نہیں بتلائے گئے تھے۔ کیونکہ اگر ان کو نام لے کر بتا دیا جاتا۔ کہ فلاں فلاں ہلاک ہوگا۔ اور انھیں میں ان کے بیٹے کا نام بھی ہوتا تو وہ کبھی اس کے بچائے جانے کی درخواست نہ کرتے اور اگر کرتے بھی تو خدا تعالٰی یہ جواب نہ دیتا۔ کہ یہ تیرے اہل سے نہیں۔ بلکہ یہ کہتا کہ ہم نے تو تمھیں اس کا نام لے کر بتا دیا تھا کہ ہلاک ہوگا۔ اس لئے اس کے بچانے کے متعلق کیوں کہتے ہو۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ جن ہلاک ہونے والوں کے نام انھیں بتلائے گئے تھے۔ ان میں ان کے بیٹے کا نام نہ تھا۔ اس لئے انھوں نے اس کے متعلق درخواست کی تو یہ بھی درست نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو خدا تعالے اس کو کبھی ہلاک ہی نہ کرتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اس کے وعدے کے خلاف ہوتا۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ انھیں ہلاک ہونے والوں کے نام نہیں بتلائے گئے۔ تھے۔ بلکہ مجمل طور پر من سبق علیہ القول کہہ کر بتا دیا تھا۔ کہ اس ہلاکت سے مومن اور تمھارے اہل بچائے جائیں گے۔ مگر وہ جن کے متعلق پہلے سے ہلاک ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہ ہلاک ہونگے۔ چونکہ اس میں اہل سے کسی کا نام نہیں لیا گیا تھا۔ اور یہ نہیں بتا دیا گیا تھا کہ کون کون ہلاک ہوگا۔ اس لئے حضرت نوح نے اپنے اجتہاد سے کام لیا۔ اور سمجھا کہ خدا نے اپنی شان اور عظمت کے اظہار کے لئے اہل کے متعلق من سبق علیہ القول فرمایا ہے۔ ورنہ اہل میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوگا۔ اس قیاس پر انھوں نے سمجھا کہ میرے تمام اہل بچ جائیں گے۔ کیونکہ اگر وہ بطور خود یہ قیاس نہ کر لیتے۔ تو کبھی نہ کہتے کہ اے الٰہی تیرا وعدہ تو سچا ہے۔ پھر میرا بیٹا کیوں ہلاک ہوتا ہے۔

اجتہادی غلطی

پس ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ نے خدا کے ایک وعدے اور پیشگوئی کے متعلق ایک اجتہاد کیا جو درست نہ تھا۔ اور اس پیشگوئی کے سمجھنے میں انھیں غلطی لگی۔ اور اس غلطی میں اس وقت تک رہے۔ جب تک کہ وہ پیشگوئی وقوع میں نہ آگئی۔ لیکن جب وہ وقوع میں آئی۔ تو اس وقت بھی انھیں اپنی غلطی پر آگاہی نہ ہوئی۔ کیونکہ گھبرا کر سوال کرتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا کہ میرا بیٹا ہلاک ہو گیا۔ گویا اس وقت بھی ان کا یہی خیال تھا۔ کہ جو کچھ میں نے سمجھا ہوا ہے۔ وہی درست اور صحیح ہے۔ اور اس کے خلاف نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اس پر جب خدا تعالے نے انھیں سمجھایا کہ لیس من اھلك یہ تو تمہارے اہل میں سے ہی نہیں۔ اور اس کے بچانے کے متعلق ہمارا کوئی وعدہ نہیں۔ تب انھیں اس پیشگوئی کی حقیقت سمجھ میں آئی۔ اور اپنی غلطی کا علم ہوا۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ خدا تعالے کے اولو العزم انبیاء سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس سے ان کی شان نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جیسا کہ

سالانہ رپورٹ انجمن احمدیہ چھاؤنی نوشہرہ

ممبران انجمن ہذا ممبروں کی مجموعی تعداد ۱۵ ہے۔ جن میں کہ ۱۰ ممبر سلسلہ کی عام ضروریات و تحریکات میں عموماً وافر حصہ لینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سرگرم دوستوں کو بہتر سے بہتر جزا عطا فرماوے۔ اور دیگر احباب کو ان کی تقلید کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

مقامی جلسہ یا میٹنگ (۱) فی الحال کوئی ایسا مستقل انتظام نہیں کہ ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ یا سال میں ہی باقاعدہ طور پر کوئی میٹنگ ہو جس سے دوستوں کو ایک دوسرے سے تعارف و تبادلہ خیالات کا موقعہ ملے۔ جمعہ کے روز یا عیدین کے موقعہ پر احباب ڈاک بنگلہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ نماز باجماعت سوائے نماز جمعہ کے بہت کم دوستوں کو میسر آتی ہے۔ کیونکہ دوست ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہیں۔ جو دوست ایک دوسرے کے نزدیک ہیں وہ کوشش کرتے ہیں کہ مل کر نماز پڑھ لیں۔

باقاعدہ کوئی جلسہ یا مناظرہ یا مباحثہ آج تک یہاں نہیں ہوا۔ اپریل گذشتہ میں آریوں اور غیر احمدیوں کے سالانہ جلسہ پر ان کو مباحثہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ آریوں نے تو معذرت طلب کی کہ ہم ان کے مناظر نہیں آسکتے۔ اور غیر احمدیوں کے ایک مولوی نواب الدین ساکن ... ہمارے گفتگو ہوئی جس میں اس کو سخت زک اٹھانی پڑی۔ اور اخیر میں لاچار ہو کر اس نے کہا کہ میں دو ہزار آدمیوں کا پیر ہوں۔ میرے مقابل ... میری حیثیت کا ہو۔ تب گفتگو کرتا ہوں الحمد للہ کہ ہمیں کامیابی ہوئی۔

چندہ کا انتظام یہاں ہم نے ہر ایک احمدی دوست کا معہ اس کے اہل و عیال کے نام رجسٹرڈ کیا ہوا ہے۔ اور جس قدر رجسٹرڈ دوست ہیں سب چندہ ادا کرتے ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے شرح فی روپیہ ماہوار آمدن پر ہو۔ عورتیں بھی چندہ دیتی ہیں۔ جملہ اغراض مقامی میں صرف ہوتا ہے۔ چار دوست رسالہ پور چھاؤنی کے بھی اس جماعت کے ساتھ ملحق ہیں۔ جن کا چندہ وہاں سے جا کر لایا جاتا ہے۔ اور بقدر حیثیت وہ تحریکات میں بھی شامل ہوتے ہیں۔

چندہ سال گذشتہ ۱۶-۱۹۱۵ء میں تقریباً مبلغ ۱۰۸ روپیہ صدر انجمن کو بھیجے گئے تھے۔

چندہ سال ۱۷-۱۹۱۶ء کا - اس سال مجموعی چندہ معہ مبلغ ... کی رقم کے جو ۱۶-۱۹۱۵ء کی بطور امانت پڑی ہوئی تھی۔ اور اس سال میں محسوب ہوئی ملا کر کل رقم ... ہے۔

خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع ہوئی ... لائبریری خرچ سائرہ وغیرہ ... محصول منی آرڈر وغیرہ ... اشاعت ... اخبارات ... خرچ مقامی ... کل ملے یعنی ۵۸۷ روپیہ کی اس سال میں ہوئی۔ جو اللہ تعالیٰ کا محض فضل ہے۔ گو جماعت کے افراد قلیل استعداد اور قلیل روزگار ہیں۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر احسان ہے۔

ترقی اسلام کے قرضہ میں سے جلسہ میں مبلغ پچاس روپیہ ہماری انجمن کے ذمہ لگائے گئے تھے۔ جن میں سے مبلغ ... روپیہ ادا ہو گئے ہیں۔ باقی بھی انشاء اللہ جلدی روانہ ہونگے۔

لائبریری انجمن کی ایک مختصر سی لائبریری ہے۔ جس میں چند ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں۔ اور باقی سلسلہ کے بزرگوں کی تصنیف ہیں۔ مگر معدودے چند اور متوسط الحال جماعت کی صورت لائبریری کو یہاں تک ترقی نہیں دے سکے۔ جو صاحب ... ساتھ سرمایہ ... ہو ... ایک جگہ دوست میاں فضل الرحمن صاحب کے ہاں یہ تمام کتب رکھی ہیں۔ جس دوست کو ضرورت پڑتی ہے وہ وہاں سے منگوا لیتے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو حقیقتاً لائبریری کی شکل میں لاسکے۔ آمین۔ اخبار الفضل و نور لائبریری میں آتے ہیں۔ کم استطاعت اصحاب منگوا کر پڑھ لیتے ہیں۔ حتی الوسع الفضل کی جلدات محفوظ رکھی جاتی ہیں۔

اشاعت اس سال اخبار صادق کے چار پرچے دو مختلف قبائلی کے چار عیسائی دوستوں کے نام جاری کرائے گئے۔ فہرست ٹریکٹ زندہ خدا کے زندہ نشان "ترجمہ ای پیشگوئی انگریزی" و اردو "خدا کے قہری نشانات" وغیرہ وغیرہ کی اکثر طور پر اشاعت ہوئی۔ - المشتہر خاکسار محمد عبداللہ سیکرٹری - انجمن احمدیہ نوشہرہ

ہنگامۂ یورپ

محاذ فرانس و بلجیم

قیدی اور مال غنیمت لنڈن۔ ۲ دسمبر۔ انگریزی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دوران ماہ نومبر میں ہم نے ۱۱۵۵۱ قیدی بشمول ۲۴۷ افسران گرفتار کئے۔ اور ۱۳۸ توپیں جن میں ۴۰ بھاری توپیں ہیں ۳۰۳ کلدار توپیں ۶۴ [illegible] کی مارٹریں۔ اور ذخائر انجنیری۔ گولہ بارود اور سامان جنگ کی مقدار کثیر ہمارے ہاتھ آئی ہے۔

جرمنوں کے نو حملے مسترد لنڈن ۲۔ دسمبر سر ڈگلس ہیگ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے کل نو حملے علیحدہ علیحدہ [illegible] میں کئے۔ ہم نے تمام حملوں کو بھاری نقصان پہنچانے کے ساتھ مسترد کر دیا۔

[illegible] لنڈن ۳۔ دسمبر۔ رائٹر کا جنگی صدر مقام کا وقائع نگار تار دیتا ہے کہ غنیم [illegible] ہزاروں جانوں کا نقصان اٹھا [illegible] حاصل کیا ہے وہ اتنا مختصر ہے کہ ایک جنگی نقشہ پر اچھی طرح نظر بھی نہ آ سکیگا۔ ہمارے سپاہیوں کی شاندار ہمت و استقلال کی بدولت جنگبازی [illegible] ہمارے [illegible] لڑائی کی صورت حال پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا

حالات اٹلی

لڑائی کا عارضی التوا لنڈن ۳۔ دسمبر رائٹر کا نامہ نگار ۲ دسمبر کو اطالیہ کے فرانسیسی صدر مقام [illegible] تار روانہ کرتا ہے۔ [illegible] معلوم ہو گیا ہے کہ برنٹا اور پیاوے کے درمیان جنگ [illegible] عارضی التوا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ کئی روز [illegible] جرمن آرام کرنے پر مجبور [illegible] لیکن [illegible] کا زمانہ ہم کو دھوکہ [illegible] کا خطرہ [illegible] ڈال [illegible] اس کے بعد شدید تر بلکہ شدید ترین حملوں کی توقع رکھنی چاہئے جرمنوں اور آسٹریوں نے گذشتہ دس روز کے عمدہ خشک موسم سے فائدہ اٹھایا ہے۔ رہ توپخانہ کی بہت سی کمک سے آئے ہیں۔ اور اطالوی ہوا باز غنیم کی توپوں کی جدید نصب گاہوں کو برابر معلوم کر رہے ہیں۔ جو اس وقت اطالوی توپوں کی زد میں ہیں۔

جہازوں کا حملہ لنڈن ۳۔ دسمبر۔ روسی سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ غنیم کے ہلکے جہازوں نے ۲۰ نومبر کو ساحل پر حملہ کیا۔ مگر زرہ پوش گاڑیوں کے جوابی حملے نے ان کو فوراً پیچھے ہٹا دیا۔ ایک زرہ پوش گاڑی نے غنیم کے ایک جہاز کو نشانہ بنایا۔

وینس میں حفظ ماتقدم لنڈن ۲۔ دسمبر وینس کی آبادی کا دو تہائی حصہ شہر چھوڑ چکا ہے۔ اور ہر روز ایک ہزار آدمی شہر چھوڑ رہے ہیں۔ باقی آبادی کو فی نفر ایک شلنگ روزانہ ملتا ہے۔ اور کام کرتے ہیں۔ وہ اعلان کرتے ہیں کہ انہوں نے شہر کی حفاظت کے لئے خون کا آخری قطرہ بہانے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ ان کی اخلاقی قوت اور جذبہ نہایت ہی اعلیٰ پیمانہ پر ہے۔

حالات روس

سائبیریا کا اعلان خودمختاری لنڈن یکم دسمبر پیٹرو گراڈ کا ایک تار ڈیلی [illegible] کے نام مظہر ہے کہ سائبیریا بہت جلد [illegible] میں اپنی خودمختاری کا اعلان کرنے والا ہے۔ وزراء کا تقرر ہو چکا ہے۔ اور [illegible] میں ان کا مسلسل اجلاس ہو رہا ہے۔

بحری محکمہ کا اعلیٰ افسر قید پیٹرو گراڈ یکم دسمبر کا [illegible] محکمہ بحری کے حاکم اعلیٰ افسروں کو [illegible] کے جرم میں سینٹ پیٹر اور سینٹ پال کے قلعہ میں قید کر دئے گئے ہیں۔

ڈاک گاڑی پر ڈاکہ لنڈن ۳ دسمبر مسلح سپاہیوں کے ایک دستہ نے ماسکو کے باہر ایک ڈاک گاڑی روکی اور [illegible]

ہندوستان کی خبریں

برٹش انڈیا کمپنی اور ہسپتالی جہاز مدراس اخبار مدراس میل رقمطراز ہے کہ لارڈ انچکیپ چیئرمین برٹش انڈیا سٹیم نیوی گیشن کمپنی نے مطلع کیا ہے۔ کہ اس کمپنی نے مدراس وار فنڈ اور ہسپتالی جہاز "مدراس" کے لئے اپنا ماہواری چندہ ۱۰ ہزار کی جگہ ۲۰ ہزار کر دیا ہے۔

ایڈیٹر اخبار الہند کی گرفتاری بابو شمبھو ناتھ [illegible] ایڈیٹر الہند دہلی ۲۸ دسمبر کو زیر قانون حفظ امن غلط خبروں کی اشاعت کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۲۰ دسمبر [illegible] بجے گورنمنٹ ہوس لاہور میں منعقد ہوگا۔

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا پریذیڈنٹ مسٹر حیدری کو کانفرنس کے آئندہ سالانہ جلاس کا جو ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو کلکتہ میں منعقد ہوگا پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا ہے۔

ایک پمفلٹ کی ضبطی چیف کمشنر دہلی نے ایک اعلان کیا ہے کہ ایک اردو پمفلٹ جس کا عنوان یہ ہے کہ "ہندی مسلمانوں کو چند ہدایات" بحق سرکار ضبط شدہ قرار دیا گیا ہے۔

وفود کلکتہ ۲۹ دسمبر کو ہز ایکسلنسی وائسرائے اور وزیر ہند کی خدمت میں ایوان تجارت۔ برٹش انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ ٹریڈ ایسوسی ایشن۔ اور اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کے وفود پیش ہوئے۔

پنجاب میں پیدائش و اموات ہفتہ مختتمہ ۱۷ نومبر ۱۹۱۷ء میں پنجاب کے ۲۸ بڑے میونسپل شہروں میں ۱۱۹۵ بچے پیدا ہوئے۔ ۵۹۵ لڑکے اور ۶۰۰ لڑکیاں۔ اور ۱۷۴۳ اموات درج رجسٹر کی گئیں۔ ۸۴۱ مرد اور ۹۰۲ عورتیں۔

اطلاع۔ اس پرچہ کے ساتھ اخبار نمبر ۴۳ بھیجا جاتا ہے۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر (۴۹۲) ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا